اداریہ

تاریخ لکھ رہا ہوں زمانے کی چال کی
نوحہ گری ہے مومنانِ خستہ حال کی

اکتوبر ۲۰۰۱ء کے وسط میں یورپ نے امریکی سرپرستی میں اور امریکہ نے یورپی سرپرستی میں عالم اسلام کے ایک غریب مگر دولتِ ایمان و ایقان سے مالا مال ملک افغانستان پر حملوں کا آغاز کر دیا اور امریکی صدر نے اپنی صلیبی عصبیت کا اظہار کرتے ہوئے ان حملوں کو صلیبی جنگ سے تعبیر کیا۔ اگرچہ ''بعض دانشوروں'' کے توجہ دلانے پر امریکی مسیحی صدر نے اپنے الفاظ واپس لینے کا اعلان کیا تاہم قدرتِ خداوندی سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ''وما تخفی صدورھم اکبر'' یعنی اس اظہار کے پس پردہ جو کچھ حقد و عناد ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔

ہم جیسے سادہ لوح مسلمانوں کا خیال تھا کہ بس اس حملہ کے بعد عالم اسلام سینہ تان کر کھڑا ہو جائے گا اور وہ اپنے نہتے افغان مسلم بھائیوں پر آنچ نہیں آنے دے گا، لیکن افسوس کہ امریکی و اتحادی حملوں کے آغاز پر ہی ۵۵ اسلامی ملکوں کے سربراہ اور حکومتیں سکتے کی کیفیت سے دوچار ہوگئیں اور کسی نے بھی افغان مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان نہ کیا، بلکہ اس کے برعکس OIC کے اجلاس میں ''دہشت گردی'' کے خلاف قرارداد مذمت پاس کی گئی اور عالمی دہشت گرد امریکہ اور اس کے حواریوں کا ساتھ دینے کا عہد کیا گیا۔ آج افغانستان پر امریکی و اتحادی فوجوں کی یلغار اور مسلسل بمباری کو دو ہفتے ہو چکے ہیں، مگر عالم اسلام ہنوز سکتے میں ہے۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ یہ سکتہ اضطراری نہیں اختیاری ہے جو مسلم امہ کے جانی و مالی جہاد سے پہلو تہی بلکہ فرار کا پتہ دے رہا ہے۔ امتِ مسلمہ کے عیش کوش حکمرانوں اور داد و دہش کے عادی عسکریوں کی بزدلی اور حب جاہ و دنیا کا پردہ چاک بھی ہو چکا ہے۔ بعض علماء کا حال یہ ہے کہ وہ کتمانِ حق اور اعلائے کلمۃ الباطل کے لئے وعظ کرتے پھر رہے ہیں اور قوم کو ''تحمل'' کی تلقین فرما رہے ہیں، ان میں سے ایک غالب اکثریت تو ان حملوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کو بھی غیر شرعی، غیر اخلاقی اور خطرناک قرار دے رہی ہے۔ کراچی کے ایک مولوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ''خدا اتحادیوں کے ساتھ ہے، فتح ہمیشہ اتحادیوں ہی کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اتحادیوں کا ساتھ دینا چاہئے۔'' مگر وہ یہ بھول

گئے کہ غزوۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں کو کس طرح ذلیل و رسوا کیا تھا۔ بعض دستاروں اور جبوں قبوں والے دعاؤں کو علاجِ آفتِ نو اور ورد و تسبیح کو حل مشکلات بتا رہے ہیں۔ ان کے نزدیک اس وقت دعا ہی جہاد ہے، وہ یہ بات نہ جانے کیوں بھول رہے ہیں کہ اگر دعائیں ایسی صورتحال میں کافی ہوتیں تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں ہی سے کام چلا لیتے جبکہ وہ مستجاب الدعوات بھی تھے۔ انہیں بدر و حنین میں مسلح اترنے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر یہ سب جانتے ہوئے بھی وہ حضرات دعاؤں ہی کا کہہ رہے ہیں اور سمجھتے ہوئے بھی اسی پر اکتفاء کرنے اور اس سے اگلا اقدام نہ کرنے کا مشورہ دیتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ خود مجاہد بن کر قیادت کرنے کی بجائے امام بن کر دعا کرنے کرانے میں عافیت سمجھ رہے ہیں، ان میں سے بعض کی تو دعائیں بھی بڑی معنی خیز اور رقت انگیز ہیں بقول رفیق افغان وہ اپنے رب سے اس طرح مخاطب ہیں:

" اے اللہ ہمیں معاف کر دے۔ ہم کمزور ہیں، عاجز ہیں، عاصی ہیں، خطا کار ہیں پر تیری رحمتوں کے سزاوار ہیں۔ ہمیں معاف کر دے کہ ہم نے تیرے بندے بیچ دیئے۔ ڈیڑھ کروڑ مسلمان فروخت کر دیئے۔ سارے افغان مول دے دیئے۔ ان کی جان، مال عزت و آبرو بھی بیچ دی۔ انہیں درندوں اور بھیڑیوں کے حوالے کر دیا تو یقین کر ہم یہ نہ کرتے مگر مجبور تھے۔ کمزور تھے، ڈٹ نہ سکے۔ عاجز تھے لڑ نہ سکے۔ عاصی تھے بول نہ سکے اور خطا کار تھے نبھا نہ سکے۔ لیکن اے اللہ تو دلوں کے حال جانتا ہے۔ تجھے معلوم ہے ہم مجبور تھے۔ یہ نہ کرتے تو کیا کرتے۔ تجھ سے تو پیار تھا پر جان ہمیں پیاری تھی۔ اے ماننے والوں کے آقا پھر بھی ہم پر رحمتیں نازل فرما۔ جو غلطی ہوگئی اسے بھول جا۔ ہم بھول گئے ہیں کام دھندوں میں لگ گئے ہیں تو بھی بھول جا۔ اسے پھر کبھی دیکھیں گے۔ اس وقت تو ہماری نمازیں دیکھ اور خوش ہو جا۔ ہمارے روزے دیکھ اور راضی ہو جا۔ ہماری خیرات پر نظر رکھ اور کرم کر دے۔ ہمارے صدقات قبول کر اور رحم برسا دے۔ ہماری قوالیاں قبول فرما، نعرے مقبول فرما، تقریریں منظور کر لے، واویلے پر بخش دے، تو یقین کر ہم دکھی ہیں، بے گناہ افغانوں کی شہادت پر مل کر روتے ہیں، پھر مل کے کھاتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے آنسو قبول کر لے۔ ہمارے دکھ قبول کر لے اور ان کا سب ثواب افغانوں کو دے دے۔ اے مولیٰ ہمارے عمل پر مت جا زبان کا یقین رکھ۔ ہم شہیدوں پر روئیں گے۔ کفن بھیجیں گے، لحد پر پھول چڑھائیں گے، اگربتی جلائیں گے۔ مسور کی دال چھڑکیں گے، پانی ڈالیں گے، کتبہ لگائیں گے، نوحے پڑھیں گے، آنسو بہائیں گے، لوٹیں لگائیں گے، کپڑے پھاڑیں گے، بال نوچیں گے، جلسے کریں گے، تعزیت بھیجیں

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

گے، غم کھائیں گے، فاتحہ کریں گے، دیگیں پکائیں گے، سوز خوانی کریں گے، چاندنی بچھائیں گے، تیجہ منائیں گے، چہلم سجائیں گے، برسی منائیں گے۔ لیکن اے اللہ تجھے تیرا واسطہ ہمیں جہاد کے لئے نہ کہہ۔ اسلامی رشتے یاد نہ دلا۔ ہم کمزور دل ہیں۔ رو پڑیں گے، ہمیں چپ رہنے دے تو اللہ ہے تو ہی ان کی مدد کر۔ ہم پر بوجھ نہ ڈال۔ ہمارے کاندھے کمزور ہیں۔ دل نرم ہیں، جہاد کے علاوہ جو کہے گا کریں گے اگر بس میں ہوا اور تو ناراض نہ ہو۔ کیا ہوا جو ہم نے انہیں بیچ دیا۔ بھائی ہی بھائیوں کے کام آتے ہیں۔ افغان ہمارے بھائی ہیں، ہمارے کام آ گئے تو کیا ہوا۔ تو یقین جان وہ بہادر ہیں اسے جھیل لیں گے۔ سخت جان ہیں گزار لیں گے، ایمان والے ہیں مشکل سے نکل آئیں گے، وہ ہم سے زیادہ تجھ پر یقین رکھتے ہیں، بس تو ہی مدد کر دے ہم خوشی سے دیکھیں گے۔ اے اللہ! ہم کمزور ہیں، لڑ نہیں سکتے، عاصی ہیں جھیل نہیں سکتے، خطا کار ہیں گزار نہیں سکتے، نادان ہیں سمجھ نہیں سکتے، اس لئے ہمیں رعایت دے اور انہیں ہمت دے۔ ہم سے درگزر فرما۔ انہیں آزمائش میں ڈال دے۔ افغان شہری صاحب عزیمت ہیں انہیں عزیمت دیدے۔ ہم صاحب رخصت ہیں ہمیں رخصت دیدے۔ انہوں نے دین کا سبق یاد رکھا انہیں آگے رکھ۔ ہم بھول گئے ہمیں چھٹی دیدے۔

یا اللہ ناراض نہ ہو، کیا ہوا جو کبھی کبھار تیرے بندوں سے مانگ لیا۔ ہمیشہ تو تجھ سے ہی مانگتے تھے، ویسے جن سے مانگا ہے وہ بھی تیرے بندے ہیں، کیا ہوا جو تجھ سے بگڑے ہیں، نافرمان ہیں، کافر ہیں، قاتل ہیں، بردہ فروش ہیں۔ ممکن ہے سدھر جائیں۔ راہِ راست پر آ جائیں، ہماری نرمی اور عاجزی سے رام ہو جائیں، مانگنے سے پسیج جائیں، نرم پڑ جائیں، ان سے رابطہ رکھنا ضروری ہے، ہم رابطے میں ہیں۔ یا اللہ تسلی رکھ مناسب وقت آیا تو تبلیغ بھی کریں گے، دعوت بھی دیں گے، مگر ابھی ٹائم نازک ہے۔ وہ تھوڑا غصے میں ہیں۔ ہم بھی چپ ہیں تو بھی درگزر کر۔ اے اللہ! جو ترقی انہوں نے کی ہے وہ ہمیں بھی دیدے۔ محنت کا نہ کہہ ویسے ہی دے دے۔ ان کے ڈالر کی خوشبو ہماری کرنسی میں ڈال دے۔ ان کی چمڑی ہمیں پہنا دے۔ ان کے مزے ہم پر حلال کر دے، حلال نہ کر تو مکروہ ہی کر دے، کم سے کم حرام سے تو نکال دے۔ اللہ تو عظیم ہے، ہم حرام کھائیں تو معاف کر دے، ظلم ڈھائیں تو درگزر کر دے، بزدلی دکھائیں تو سزا نہ دے، بھائی بیچیں تو ناراض نہ ہو، اسلام چھوڑیں تو غصہ نہ ہو، غیرت سے منہ موڑیں تو خفا نہ ہو، ہماری مصلحت قبول فرما، ہماری منافقت کو حکمت میں بدل دے، پہلے اپنا آپ سنوارنے کی توفیق دے، اے اللہ! ہم تیرے ہی بندے ہیں، دیکھ خفا نہ ہو، ہماری مشکلات کا اندازہ کر، تو جانتا ہے ہم مجبور تھے۔ ایک طرف دباؤ تھا،

ڈالر کا بہاؤ تھا، بہاؤ میں رساؤ تھا، ہم کیا کرتے، کہاں جاتے عاجز تھے، تیرا نام لیا اور بہاؤ میں کود گئے، تیرے بندے ہیں اب تو ہی ہمیں گیلا کر دے، ہمیں پتہ تھا تو افغانوں کی مدد کرے گا، ہم نہیں ہوں گے پھر بھی تو موجود ہو گا، اس لئے اس طرف آ نکلے۔ مقصد لالچ نہ تھا، خوف بھی نہ تھا، بس تیری شان دیکھنی تھی، تیری نعمتوں کی تلاش تھی، مگر اللہ ہم دکھی ہیں، ہماری مدد فرما، ہم نے کپڑے اتارے مگر گیلے نہ ہوئے، بہاؤ میں بہے مگر ڈالر نہ ملے، بھائی بچے مگر جیب خالی رہی، اے اللہ! بش کے دل میں نرمی ڈال دے، ہماری محبت پیدا کر دے، وہ بھیجے کے بجائے جیب سے سوچے پاول کی جگہ ڈالر کو بھیجے، اسے توفیق دے کہ ہمیں کیش دے، چیک دے، نوٹوں کی برسات کر دے، ہم تیرے شکرگزار بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ہمیں شکرگزار کر دے، تیری رحمتوں کے بوجھ سے بوجھل ہو جانا چاہتے ہیں ہم پر نوٹوں کا بوجھ ڈال دے اور کاندھوں کی فکر نہ کر اتنا بوجھ تو اٹھا ہی لیں گے۔

اے اللہ! ہم تجھے یاد رکھیں گے، تیرا حکم مانیں گے، ڈالروں کی زکوۃ دیں گے، مگر اللہ یہ ڈھائی فیصد تھوڑا زیادہ ہے اسے کچھ کم کر دے۔ دیکھ ناراض نہ ہو ایک فیصد کر دے، ہماری تسلی ہو جائے گی، یہ ہم افغانوں پر خرچ کریں گے، انہیں خیمے دیں گے، پلاسٹک کی بالٹی دیں گے، پرانے جوتے دیں گے وہ اچھے ہوتے ہیں، کھلے ہوتے ہیں، پاؤں کو کاٹتے نہیں، اے اللہ! ان کے یتیموں کو چندہ دیں گے، بیواؤں کو راشن دیں گے، بوڑھوں کو عینک بنوائیں گے، لڑکیوں کو سلائی مشین دیں گے، ان کا خیال رکھیں گے، تو بے فکر رہ ہم ہیں نا ان کے۔ ہم نہیں کریں گے تو کون کرے گا، اسلامی بھائی ہیں ہمسائے ہیں ان کا بڑا حق ہے ہم پر۔ تو فکر نہ کر۔ یہ سائیڈ ہم سنبھال لیں گے۔ دنیا بھر سے امداد لیں گے اور مل جل کے کھائیں گے۔ بس تو یہ ڈالر والا کام کر دے اور فوری کر دے۔ دیکھ ناراض نہ ہونا۔ ہم کمزور ہیں، عاجز ہیں، ہماری خطائیں بھول جا مگر ڈالر والی بات نہ بھولنا۔ ضروری التماس ہے، ہم انتظار کریں گے۔"

بعض مسلمانوں کے نزدیک اسلام نام ہے کلمہ و درود و تسبیح و نماز کا، جہاد کا لفظ ان کی لغت ہی میں نہیں اور بعض جہاد کے نام سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ اس میں کچھ جائے گا ہی آنے کا کچھ نہیں۔ یعنی مال جائے گا، وقت جائے گا، اولاد چلی جائے گی، اور جان بھی جا سکتی ہے۔ لہٰذا وہ یہ بہانہ تراش رہے ہیں کہ صاحبو! یہ جہاد نہیں کیونکہ مخالف قوتوں جیسی ہماری تیاری نہیں۔ نہ ان کی سی دولت ہمارے پاس ہے جو اس مقابلہ میں خرچ کریں، لہٰذا موت کے منہ میں جانے سے بہتر

ہے مصلحت پسندی اور صلح جوئی۔ پاکستان کی غالب سنی اکثریت کی قیادت ایک منافقانہ طرزِ عمل کا شکار ہے، اس وقت جب کہ افغان مسلم بھائیوں کو جانی و مالی مدد کی ضرورت ہے اور اسلام ہم سے قربانیاں مانگ رہا ہے، قیادت محض زبانی جمع خرچ سے وقت کو ٹالنے کی کوشش میں ہے۔ عملی جدوجہد کی نہ کہیں ترغیب دلائی جارہی ہے نہ اسے وقت کی ضرورت سمجھا جارہا ہے۔ ہاں البتہ کچھ لیڈرانِ اہل سنت افغانیوں کے نام پر چندہ و خیرات جمع کرنے کے اس سنہری موقع کو ضائع کرنے اور گنوانے کے خلاف ہیں۔ اور دلیل یہ ہے کہ اگر ہم نے نہ کیا تو کوئی اور یہ کام کرلے گا۔

عالمِ اسلام کے خلاف امریکی واتحادی فوجوں کی کھلی جارحیت، افغانی مسلمانوں پر دن رات بمباری، اور اس غریب مسلم ملک کے نہتے شہریوں کی اموات پر کسی تشویش کی بجائے بحث اس پر ہے کہ اس ملک کے لوگوں اور حکمرانوں کا مسلک کیا ہے؟ کیا وہ سنی ہیں؟ اگر سنی ہیں تو حنبلی ہیں یا حنفی؟ اور اگر حنفی ہیں تو دیوبندی ہیں یا بریلوی، اور اگر بریلوی ہیں تو رضوی ہیں یا گلابی، اور اگر رضوی ہیں تو عطاری ہیں یا ترابی؟ جس ملک کی غالب اکثریت کی سوچ اور فکر کا انداز اور سطح اس درجہ "بلند" ہو اس کے بانیانِ پاکستان کی صحیح جانشین ہونے میں کوئی شک کیا جاسکتا ہے؟ ایسے میں اگر کوئی نوجوان یہ سوال کرلے کہ جو کردار اس وقت سنی قیادت کا ہے اسی طرح کا تحریکِ پاکستان میں بھی رہا ہوگا؟ تو اس نوجوان کو قصوروار گردانتے ہوئے ضرور اس پر درے برسائے جانے چاہئیں کہ وہ آج کل کے دنیاپرست مشائخ وعلماء پر ان علماء ومشائخ کو قیاس کرتا ہے جن کی قربانیوں سے ایک نظریاتی ملک وجود میں آیا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جب پاکستان کے وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے امریکی حملوں کو جائز اور افغان حکمرانوں کو دہشت گردوں کے پشت پناہ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ سوائے چند ملاؤں کے ملک کی غالب اکثریت مشرف حکومت کی ہمنوا ہے۔ تو غالب اکثریت کی قیادت کے دعویدار کسی بھی دھڑے کی جانب سے اس بیان کی تردید نہیں کی گئی۔

سچ تو یہ ہے کہ اس وقت اگر افغانوں کے شانہ بشانہ کوئی لڑ رہا ہے اور ان کی مالی جانی واخلاقی مدد کا فرض ادا کررہا ہے تو وہ معروف سنیوں کے علاوہ کوئی اور ہے اگرچہ وہ سنی مفتیوں کی اصطلاح میں کافر ہو یا مرتد۔ ہمیں نہیں معلوم کہ معروف سنی علماء ومفتیان کی نگاہ میں دفاعِ افغانستان و پاکستان کونسل کے اراکین مسلم ہیں یا کافر۔ تاہم اس نازک صورتحال میں ان کا وزن افغانی مسلمانوں کے پلڑے میں ہے، اتحادی کافروں کے پلڑے میں نہیں۔

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی : الفقهاء کلهم عیال ابی حنیفه فی الفقه ☆

پاکستان کے اکثر عوام، مسلمان ہونے کے باعث افغانی مسلمانوں سے جذباتی وابستگی رکھتے ہیں اور اپنا حقیقی بھائی سمجھ کر ان پر ہونے والے مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں، ماسوائے ان کے جن کا نعرہ ہے "پہلے زبان و وطن پھر کچھ اور۔"

اس دور کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ جو صورتحال کا ادراک کر کے صحیح بات کہہ دے وہ قابل گردن زدنی، قرار پاتا ہے۔ ایک مجمع میں ایک نوجوان نے مقرر سے سوال کر ڈالا کہ امریکی فوجیوں کو گولی مانے کا موقع کب آئے گا؟ کیا وہ برنس روڈ پر نہاری کھانے آئیں گے اور بغیر پروٹوکول و حفاظتی عملہ کے صابر ریسٹورنٹ پر لائن لگائیں گے؟ تو مجمع نے نوجوان کو دبوچ ہی لیا۔ صورتحال بہتر ہوئی تو ایک اور نوجوان کی شامت آ گئی، اس نے یہ پوچھ لیا تھا کہ پاکستان میں امریکی مصنوعات کی درآمد ملکی ضروریات کا کتنے فیصد ہے اور ان کے بائیکاٹ سے امریکہ کو یومیہ کتنے ارب ڈالر کا نقصان ہوگا؟

شنید ہے کہ بہت جلد عراق کی طرح افغانستان کے لئے بھی خالص الاعتقاد مجاہدین کی بھرتی شروع کی جائے گی فی الحال انہیں حلوہ کھلا کر تنگڑا کیا جا رہا ہے اور اچھے وقت کا انتظار ہے کہ ذرا میزائلوں اور بموں کی بارش تھم لے تو پھر یہ مجاہدین افغانستان کے سلگتے اور دہکتے پہاڑوں میں پناہ گزین زخموں سے چور افغان بھائیوں کے لئے تریاق کے طور پر بھیجے جائیں گے۔ اگرچہ ان پر اس وقت یہ مثال ہی صادق کیوں نہ آئے۔

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

مستقبل کا مورخ مسلمانانِ پاکستان کی اس کیفیت کو نہ جانے کس طرح بیان کرے گا اور کیا نام دے گا سرِ دست تو اسے نفاق کے اعلیٰ درجہ سے موسوم کرنا بھی شاید لفظِ نفاق سے زیادتی ہو۔

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خدا داد
اے مردِ خدا تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
مسکینی و محکومی و نومیدیٔ جاوید
جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
ملا کو جو ہے ہند میں سجدہ کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں